ہندوستان بھر میں تمام اہلِ سنت و جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷/۱۴ ۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

اخبار الفقیہ

ہفتہ وار

امرتسر پنجاب

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً خدمات کرنا

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) روسا و عظام سے سالانہ چندہ

(۵) عام خریداران سے

(۶) ششماہی

(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے وی پی کی حالت میں

(۲) بے رنگ ڈاک واپس کی جائے گی

(۳) نمونہ کا پرچہ حرف کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔

(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام و پتہ درج نہ ہوگا، وہ درج نہ ہوں گے۔

(۶) مضامین نہایت خوشخط اور صاف ہوں

(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر الفقیہ و رائیس میگزین امرتسر ہونی چاہیئے

جلد (۸) | مطبوعہ ۲۷ رجب ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۲۵ء یوم شنبہ | نمبر (۷)

دعاءِ صحت

قبلہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر شیر اسلام تا حال کلی طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ کھانسی کی شکایت ہنوز باقی ہے۔ ناظرین آپکی صحت کلی کے لئے خلوص دل سے دعا فرماویں۔ (ایڈیٹر)

نجدی سلطان زخمی ہو گیا

امیر علی کے وزیر خارجہ کا بیان

(فتی العرب ۱۴ جنوری)

حجاز کے ناظر حربیہ تحسین پاشا کا حسب ذیل تار امیر عبداللہ کے نام موصول ہوا ہے:-

۱۰ جمادی الثانی کو صبح کے وقت دشمن کی فوج نے حملہ کیا۔ دشمن کے سوار اور رسالہ ہمارے لشکر کے میمنہ کے سامنے آگئے توپوں نے آگ برسائی۔ اور نصف گھنٹہ میں دشمن کے لشکر کو بہت نقصان کیساتھ پسپا کردیا۔

۱۱ جمادی الثانی کو محاذ پر سکون رہا۔ ہوائی جہاز دشمن کے لشکر پر پہونچا اور گولے برسائے

دشمن کے ڈیڑھ سو آدمی اس لڑائی میں کام آئے۔ زخمیوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔ نیز ہماری توپوں سے دشمن کے بہت اونٹ اور گھوڑے بھی مارے گئے۔ ایک گولہ ابن سعود کے خیمہ کے پاس گرا جس سے بعض آدمی مارے گئے اور بعض زخمی ہوئے۔ اور ابن سعود کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ اور آل سعود میں سے چار آدمی زخمی بھی ہوئے ہیں۔

اخبار الفقیہ

کی توسیع اشاعت ہر حنفی سنی مسلمان کا فرض اولین ہے۔ لہٰذا امید ہے کہ ہمارے احباب اس فرض کی ادائیگی سے سبکدوش نہ ہونگے۔ اور اس دینی کام کو انجام دیکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ (ایڈیٹر)

جدہ ابھی فتح نہیں ہوا

لندن ۱۶ فروری۔ اس امر واقع کی تصدیق کہ جدہ مسخر نہیں ہوا۔ امیر علی کے ایک برقی پیغام سے ہوتی ہے۔ جو ڈاکٹر ناجی الاصیل کو موصول ہوا ہے۔ یہ پیغام ۱۴ فروری کو بھیجا گیا تھا۔ اس پیغام میں معمولی واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور فوجی صورت حالات کیطرف اشارہ تک نہیں۔

...كَ لَعلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پس غور فرمائیے کہ جب افرادِ امت میں ایسے ایسے
...حضرات موجود ہیں۔ بھم یدفع اللّٰہ البلاء بعبادہ
...الیٰ عن عبادہ و ینزل قطر السماء (شواہد الحق
... مواجب لدنیہ صفحہ ۲۳ جلد ۲) اللہ تعالیٰ ان کی برکت
...اپنے بندوں سے بلا کو دفع فرماتا ہے۔ انہی کی برکت
...آسمان سے پانی برساتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان سے
...یہ عالم قائم ہے۔ جب وہ نہ رہیں گے تو قیامت
...ئے گی۔

حضرات جن قالبوں میں حکیم مطلق قادر و توانا نے
...یاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مثل دل رکھے
...تو ان کے صفات بھی ویسے ہی ہوں گے۔ جناب
سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو اسد اللہ الغالب خدا
...شیر کہا جاتا ہے۔ تو صفات بھی ویسے تھے۔ دیکھو آپ کے
...ئے نمایاں خصوصاً جنگ خیبر کے واقعات۔ مرحب
...ان عرب کا مشہور بہادر آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔
...وۂ خندق میں عمرو بن عبد ود مشہور دنائی بہادر پہلوان جو
...سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ وہ بھی حضرت علی
...اللہ وجہہ کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ (الفاروق صفحہ ۵)
...وں ہزار کفار کو نیزوں کی انی و تلوار کی باڑھ پر
...تے ہوئے حضرت خالد بن ولید نے بجمعیت بارہ
...بہ رضا حاکم قلنسرین کو گرفتار کر لیا اور کامیاب
...ئے۔ جنگ یرموک میں جبکہ ابن ایہم غسانی کے ساتھ
...لشکر کا مقابلہ بجمعیت خالد بن ولید ساٹھ صحابہ
...رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا۔ اور یہ محتاج بیان
...ہیں کہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو کیا کیا اوصاف
...سبحانہ و تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ ویسے ہی صفات
...کے ہی ہونی چاہئیں جن کے قالبوں میں دل مثل
...یا و ملائکہ کے بنائے ہیں۔ ورنہ عقلاً بعید از حکمت
...ہے یہ بات کہ بھیڑ کے پہلو میں شیر کا دل ہو اور
...فات بھیڑ کے نہ ہوں۔ پس لابد بالضرور اس
...حکیم مطلق نے جب دل اون کے ایسے بنائے ہیں،
...صفات بھی اون کے انکو عطا فرمائے ہیں۔ مگالا
...علی من لہ بصیرۃ فی الکتاب والسنۃ

دلائل بینہ کے علاوہ بسیار دلبیار براہین شخ
دفتر کے دفتر موجود ہیں کہ مثل رسول کائنات صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نہ کوئی ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا۔
جن کے دل نور ایمان سے منور ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔
بایں ہمہ ایسے بھی افراد ہیں جن کے حق میں ارشاد ہے
لاهية قلوبهم واسروا النجوى الذين
ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم۔ ان کی حالت
یہ ہے۔ لهم قلوب لا يفقهون بها
ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان
لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم
اضل۔ ان کے دل ہیں۔ نہیں سمجھتے حق کو اور
ان کی آنکھیں ہیں۔ مگر نہیں دیکھتے راہ رشد و
ہدایت کو اور ان کے کان ہیں نہیں سنتے کلام حق
کو وہ لوگ مانند بہائم کے ہیں۔ ولنعم ما قیل

بے بصیرت را نباشد در حق و باطل تمیز
گو یکے اند عصائے سحر و اعجاز کلیم

یا یوں کہئے

عشق را با ہر دلے نسبت بقدر جوہر است
قطرہ بر گل شبنم و در قعر دریا گوہر است

خلق خدا کائنات و ہستی میں فرد من الافراد کوئی فرد
خاص ایسا ہی ہوگا۔ جو صنعت الٰہی و کمالات قدرت
نامتناہی کا اکمل ترین و اعلیٰ ترین نمونۂ قدرت کا نقشہ
بے مثل دکھتا۔ اپنی آپ ہی مثال ہو بس وہ ذات
ستودہ صفات سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی ہے۔

الباب الثانی۔ فی تکمیل اللہ لہ المحاسن

ای من صورتہ الظاہرۃ الطاہرۃ۔

الفصل الاول فی وصف وجہہ الشریف صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

عن ابی هريرة ما رأيت شيئا احسن من
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان الشمس
تجري في وجهه رواه الترمذي والبيهقي و
ابن حبان۔ فرمایا حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہ نہیں دیکھی میں نے کوئی شئے
بہتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ گویا کہ آفتاب
آپکے چہرہ میں پھرتا تھا۔
جعل وجهه مقرا و مكانا للشمس نائل

ترمذی (شرح علی القاری وغیرہ صفحہ ۱۴۶) یعنی چہرہ
مبارک ایسا مجلّٰی و مصفّٰی کہ آفتاب کا عکس چہرہ منور میں
معلوم ہوتا تھا (شرح شفاء لعلی القاری صفحہ ۱۵۲ ج ۱)
روایت ہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے کہا کہ لو رأیتہ لقلت الشمس طالعۃ (مشکوٰۃ
صفحہ ۵۱۷) یعنی اگر دیکھتے تم نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو البتہ
کہتے کہ آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ ایسا منور و روشن
چہرہ مبارک تھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو شب ماہ میں سرخ دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے
تھے۔ پس آپ کے حسن بے مثال نے مجھے متحیر کر دیا۔
فجعلت انظر اليه والى القمر فلهو احسن
في عيني من القمر (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۷) پس حالت
تحیر میں کبھی میں روئے انور کو دیکھتا تھا کبھی ماہتاب
کو۔ پس قسم ہے کہ روئے انور بہت ہی حسین معلوم ہوتا
تھا میری آنکھوں میں چاند سے۔ (شمائل ترمذی) وانما
كان صلى الله عليه وسلم احسن لان ضوءه
يغلب على ضوء القمر بل وعلى ضوء الشمس (شرح
شمائل للبیجوری صفحہ ۱۲ و علی القاری صفحہ ۱۹) جز این
نیست کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت زیادہ
حسین اس لئے کہ آپ کی نورانیت و ضیاء غالب ہوتی
تھی آفتاب و ماہتاب پر۔

اور حدیث ہند بن ابی ہالہ میں ہے۔ يتلألأ
وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر یعنی ایسا
منور چہرہ تھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جیسے
ماہتاب چمکتا ہے بدر کامل ہو کر۔

شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ تشبیہ اس وجہ سے
دی۔ کہ ماہتاب اپنے نور سے تمام روئے زمین کو منور
کر دیتا ہے۔ اور جو دیکھتا ہے اس کی طرف تو ماہتاب
کی تابندگی و نورانیت سے اسکو تکلیف نہیں ہوتی بلکہ
تسکین و انسیت ہوتی ہے۔ اور ماہتاب پر نظر ٹھیرتی ہے
بخلاف آفتاب کے کہ اس سے نگاہ متقابل نہیں ہو سکتی ہے
(شرح شمائل للمناوی صفحہ ۳۴ و علی القاری صفحہ ۳۴ و
للبیجوری صفحہ ۱۹)

(باقی آئندہ)

شیطان گر اور ولی گر میں فرق ہے

(نمبر ۱)

(از عالیجناب مولانا مولوی ابوالحسن احمد علی صاحب تھانوی)

محترمانِ مذہب و ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون بعنوان (اولیاء اللہ) نظر سے گذرا جسکا جواب بغرض اطلاع عوام حسب ذیل ہے۔ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام خدا کے بندے اولوالعزم رسول تھے۔ مگر عیسائیوں نے اُن کا رتبہ رسالت سے بہت بالا بنا رکھا تھا۔ یعنے عبودیت و رسالت کے رتبہ سے بلند لیجا کر الوہیت کے وصف میں شریک کر دیا تھا جسکی قرآن مجید میں جب ان کے اس زائد وصف کی نفی کر کے لکھا گیا۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ یعنے وہ (مسیح) خدا کا بندہ ہے۔ خدا نے اس پر انعام کئے۔ اور اس کو بنی اسرائیل کا ہادی بنایا۔

جب اس قسم کے اعلان عیسائیوں نے سُنے تو بولے کہ تم (پیغمبر علیہ السلام) یسوع مسیح کی ہتک کرتے ہو۔ کیونکہ تم اس کے رتبہ میں کسر شان کرتے ہو۔ اس کے جواب میں آنحضرت صلعم اور عیسائیوں کی مناظرانہ گفتگو ہوئی۔ جس میں عیسائی ساکت ہوئے (معالم التنزیل)

اس قصہ کو ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص یا جماعت کے حق میں مسلمانوں سے دو فرقے یا دو شخص مجملاً حسن عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر تفصیل میں انکا اختلاف ہوتا ہے تو غصے میں ایک فریق دوسرے کو اس شخص کا منکر اور تحقیر کن خیال کر لیتا ہے۔ بلکہ اظہار بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اولیاء اللہ اسلامی لٹریچر میں ایک معزز عہدہ ہے مسلمان اولیاء اللہ کی عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف میں اولیاء اللہ کی بابت تحسین کے الفاظ آئے ہیں۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ اولیاء اللہ پر نہ کچھ خوف ہوگا۔ نہ غمگین ہوں گے۔ اس لئے کل مسلمان کسی فرقے اور کسی خیال کے ہوں۔ بالاجمال اولیاء اللہ کی عزت کرتے اور کرنے پر مامور ہیں۔ مگر اولیاء اللہ کے منصب اور اختیارات کی تفصیل میں جب اختلاف ہوا تو ایک فریق نے دوسرے کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دیا۔ اور دے رہے ہیں۔ چنانچہ جب اہلحدیث نے دیکھا کہ مسلمان اولیاء اللہ سے دعائیں مانگتے اور ان کو حاجت روا جانتے ہیں تو انہوں نے اس سے منع کیا اور کہا ؎

مسلمانو! ذرا سوچو تو دل میں!
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں
بہت مدت کے سوتے اب تو جاگو
خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیا سے
خدا فرما چکا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
جو خود محتاج ہو وے دوسرے کا
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا

اس قسم کی تعلیمات اور مواعظ سنکر ہمارے برادران اسلام نے اہلحدیث کو اولیاء اللہ کا منکر مشہور کیا۔ جس طرح قصہ مذکورہ میں عیسائیوں نے حضور پیغمبر اسلام علیہ السلام کو منکر مسیح کہا تھا۔ کیونکہ ان برادران کا خیال اولیاء اللہ کے حق میں تشریحی صورت میں کچھ ہے۔ اور اہلحدیث کا کچھ (اہل حدیث) یہ ہے برادرانِ ہند کی عقیدتمندی بحق اولیاء اللہ جس کی رو سے ہمارے برادران احناف ہم اہلحدیث کو منکرانِ اولیاء اللہ کہا کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں ہمارے اسلاف اہلحدیث آجتک یہ کہتے رہے کہ ؎

جسے انکار ہووے اولیاء سے
ہمیشہ ابر لعنت اوس پہ برسے

مگر اب تو ہماری رائے بدل گئی ہے۔ ہم کھلے لفظوں اور خدا کو شاہد کر کے کہتے ہیں۔ کہ ہم ان معنے سے اولیاء کے منکر ہیں۔ اور اس انکار کو اللہ کے پاس ذریعہ نجات جانتے ہیں۔ اے خدا تو گواہ رہ اور جو تیرے ملائکہ اور تیرے بندے سُن سکیں ان کو سنا دے۔ کہ ہم تیرے سوا کسی بندے کو نبی ہو یا ولی حاجت روا۔ مشکل کشا۔ دستگیر۔ گنج بخش وغیرہ نہیں جانتے ہمارا عقیدہ وہی ہے جو شیخ سعدی مرحوم نے کہا ہے ؎

ندارم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

اور نیز ہمارا عقیدہ جو شیخ عطار مرحوم نے کہا ہے ؎

غیر حق را ہر کہ خواندے پیر
کیست در دنیا از و گمراہ تر

اور نیز ہمارا عقیدہ وہ ہے جو مولانا جامی مرحوم نے اپنے مذاق خاص میں کہا ہے ؎

رفتم بہ تماشائے گل آں شوخ طراز
چوں دید میاں گلستاں گفت بناز
من اینجا و گلہائے چمن رخ من اند
از اصل چرا بفرع مے مانی باز

اے خدا ہم تیری کتاب میں پاتے ہیں۔ کہ تو ہی تمام دنیا کا قاضی الحاجات ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی مشکل حاجت روا نہیں۔ نہ اصلی نہ نبی نہ کسبی۔ نہ جینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگت سب سے اچھی۔ مقام شرم ہے۔ ان برادرانِ احناف کو اولیاء اللہ سے بڑی عقیدت ہے۔ اس لئے ہم ان کو بتاتے ہیں کہ تیج خوواں میں ایک بہت بڑا ولی ہے۔ جو نہ صرف ولی ہے۔ بلکہ ولی گر ہے نہ جانتے ہوں۔ تو سنیں ان کے مریدان کو مخاطب کر کے کہا کرتے ہیں کہ وہ خوشی سے سنا کرتے ہیں ؎

نظر سے کر ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

بھائی اپنا اپنا عقیدہ ہے شاہ صاحب علیپوری کے مریدوں نے اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ ہم بھی اپنا عقیدہ ظاہر کئے دیتے ہیں ؎

بُت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اس طول وطویل پُر پیچ عبارت کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہے کہ مسلمان مقلدین خدا کو چھوڑ کر اولیاء اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ اور ان کو مستقل اور بالذات قاضی الحاجات۔ مشکل کشا۔ حاجت روا جانتے ہیں جو صریح شرک اور کفر (حرام ہے) حاشا وکلا۔ بجز غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے ہمارے یہ کیا موقوف

... دنیا کا کوئی مسلمان خواہ وہ کسی زمرے سے
...ق رکھتا ہو کسی نبی یا ولی کو بالاستقلال قاضی
...جات۔ مشکل کشا۔ حاجت روا نہیں جانتا۔
...کا بیان آگے آتا ہے۔

...برادران احناف! قبل اس کے کہ میں اس
...غیر مقلد نا بزرگوں اور غدار اہل حدیث کی نسبت
...عرض عرض کروں، یہ بتلا دینا چاہتا ہوں
...حضرات اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی
...ت با برکات کو اللہ تبارک و تعالےٰ نے حصول
...مقاصد دین اور دنیوی کے واسطے وسیلہ اور
...سطہ گردانا ہے۔ بلکہ قیام و انتظام عالم سب
...انہیں کے وجود باجود سے وابستہ ہے۔ جن کے
...القاب مبارکہ ابدال اور غوث اور قطب وغیرہ ہیں
...یا کہ یہ امر بہترین امت کے بہترین اشخاص
...م اہل اللہ اہل باطن و ظاہر کے نزدیک
...متفق علیہ ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا
...ہے عن عبادۃ بن الصامت رض قال قال
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الابدال
...فی ہذہ الامۃ ثلثون مثل ابراہیم
...خلیل الرحمن کلمات رجل ابدل اللہ
...مکانہ رجلاً۔ اخرجہ احمد بسند صحیح و
...ایضا عبادۃ بن الصامت رض ان رسول
...اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الابدال
...فی امتی ثلثون رجلاً۔ بہم تقوم الارض
...وبہم تمطرون وبہم تنصرون ثم قال
...عبادۃ انی ارجوان یکون الحسن منہم
...یعنے روایت ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ
...تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
...نے کہ میری امت میں تیس (۳۰) ابدال ہیں۔ انہیں کے
...سبب سے زمین قائم ہے اور انہیں کی برکت
...سبب سے لوگ مینہ برسائے جاتے ہیں اور
...انہی کی وجہ سے مدد اور فتح پاتے ہیں۔ پھر فرمایا
...حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو جلیل القدر
...صحابی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
...میں امید کرتا ہوں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ
...انہی ابدالان الٰہی سے ہیں۔ اور یہی حدیث
...شریف میں آیا ہے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن تخلوا
الارض من ثلثین مثل ابراہیم خلیل الرحمن
بہم تغاثون وبہم ترزقون وبہم تمطرون
یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمین
تیس مقبولوں سے اللہ تعالےٰ کے خالی نہ ہوگی
جو مانند خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کے ہوں گے
کہ انہیں کی بدولت تم کو لڑائیوں میں فتح و نصرت
ملتی ہے۔ اور انہیں کے سبب سے تم کو روزی
ملتی ہے۔ اور انہیں کی برکت سے اور وجہ سے تم
مینہ برسائے جاتے ہو۔"

غرض ان کے علاوہ اور بہت سے اس مضمون
کی حدیث موجود ہیں۔ جن کا ذکر یہاں طوالت سے
خالی نہیں۔ اور پیشوائے غیر مقلدین ہند مولوی
اسمٰعیل دہلوی نے بھی حضرات اولیاء اللہ اور
ابدالان الٰہی کے واسطہ ہونے کو تصرفات
کونیہ میں تسلیم کر لیا ہے۔ جیسا کہ منصب امامت
کے تنبیہ دوم ذکر امامت خفیہ میں لکھتے ہیں:۔
"حکیم علی الاطلاق ایشاں را واسطہ در تصرفات
کونیہ میگرداند مثل نزول امطار و نوشجار و
در سبزی نباتات و بقائے انواع
حیوانات و آبادی قرے و امصار و
تقلب احوال و تحول اقبال و ادبار سلاطین
و انقلاب حالات اغنیاء و مساکین و ترقی
و تنزل اصاغر و اکابر و اجتماع و تفرق جنود
و عساکر و رفع بلاء و دفع وباء امثال ذلک انتہیٰ"
اس سے بالاتفاق موافقین و مخالفین اہل اللہ
کا واسطہ اور وسیلہ ہونا واسطے حصول مقاصد
ظاہرہ و باطنہ و مطالب دنیویہ و دینیہ بخوبی ثابت
اور محقق ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے مقبولوں کو
اور کاملوں کو عالم کے انتظام اور تصرفات کونیہ
کے لئے یعنے جو امور عالم میں واقع ہوتے ہیں۔
جیسے مینہ کا برسنا۔ پیڑوں کا بڑھنا۔ سبزوں کی
سرسبزی۔ انواع حیوانات کی بقا۔ اور گاؤں اور
شہروں کی آبادی اور لوگوں کے احوال کا بدلنا
اور زمانہ کے انقلاب اور بادشاہوں کا اقبال
و ادبار کا تبدل و تغیر اور مسکینوں اور غنیوں
کے حالات کا انقلاب کہ فقیر و محتاج کا غنی و

تونگر ہو جانا اور تونگروں کا محتاج و مفلس بنا دینا
اور بڑے چھوٹے منصب والوں کی ترقی و تنزل
ظاہر و باطن میں اور متفرقین کو جمع کر دینا اور مجتمعین
کو متفرق کرنا۔ اور لشکروں کو فتح و شکست دینا۔
اور بلاؤں کا دفع کرنا۔ اور وبا اور بیماریوں اور
کا ہٹانا۔ اور مشکل آسان کرنا۔ اور فریاد والوں کی فریاد
رسی کرنا۔ اور مثل ان امور کے غرض جملہ مقاصد
و مطالب اور تمام حوادث و آب عالم کے واسطے
واسطہ اور اسباب اور ذریعہ اولیاء کو گردانا اور
بنایا ہے بعد انبیاء علیہم السلام۔

برادران احناف! جب اس قدر باتیں ذہن
نشین ہو چکیں کہ اللہ رب العزت جل جلالہ نے
اولیاء کو اپنے کرم و فضل سے اتنی فضیلت دے
رکھی ہے۔ تو اب ان حضرات اولیاء کرام رضی
اللہ عنہم کو مظہر عون الٰہی سمجھ کر ان سے فریاد کرنے
اور وسیلہ پکڑنے اور ان سے مدد مانگنے میں کونسا
شرعی جرم اور گناہ ہے۔ جس کا رونا غیر مقلد
وہابی۔ نجدی نامہ نگار اور سردار اہلحدیث رو رہا
ہے؟ اگر قرآن و حدیث کو نہیں مانتا تو آخر اسے
یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے پیر و مرشد
اور اول الوہابیین فی الہند مولوی اسمٰعیل دہلوی
کیا کہتے ہیں۔ اللہ جل جلالہٗ تو خود تمام ایمان والوں
کو مخاطب کر کے طلب وسیلہ اور مدد کے لئے
ارشاد فرماتا ہے۔ آیت شریفہ ملاحظہ ہو:۔

یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا
الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ
لعلکم تفلحون۔

(ترجمہ) اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور
طلب کرو وسیلہ طرف اس کے وسیلہ اور جہاد
کرو اس کی راہ میں پس ضرور مراد کو پہونچو گے۔"
(باقی آئندہ)

ارتداد الوہابیین { فیض آباد کے ایک نامی غیر مقلد کا رسالہ تحفیر المبتدعین کا دندان شکن جواب

اسکے اندر فرقہ باطلہ کا ذبہ مضلہ یعنی مبتدعہ نادیہ کی صفات
اور وہ مقامات سینہ و خصاری جو ہیں غیر مقلدین نے ... نام فرقہ
و تاریخ فیصلہ و نام حاکم و دفعات شہر قصبہ درج ہے۔ اسکا ...

کارروائی جلسہ نگریا سادات

الحمد للہ کہ بتاریخ ۲۶ جنوری ۳۵ء کو نگریا سادات میں بسرپرستی حضرت عظیم البرکت والادرجت جناب مولانا شاہ محمد میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم وبصدارت حضرت حامی سنت ماحی بدعت سنی شاہ دا حد حسین صاحب کے جماعت محبط نور رضا قائم ہوئی۔ جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں

(۱) تبلیغ مذہب اہل سنت واشاعت احکام اسلام کرنا۔

(۲) مسلمانوں کو ان کی غفلت سے بیدار کرنا اور علم دین پھیلانا۔

(۳) جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف جو مذہب اہلسنت ودین اسلام کی سچی خدمت اور حمایت و نصرت کر رہی ہے۔ اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف جو سچے علمائے ربانی اور حقیقی حامیان دین مہیا کر رہا ہے ان دونوں کو مالی امداد پہونچانا۔

(۴) یہ جماعت اپنے شہزادگان یعنی حضرت حافظ مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب نوری وحضرت مولانا حافظ شاہ حاجی حامد رضا خان صاحب سجادہ نشین کے آگے خصوصیت سے سر خم کئے رہیگی

آخری گذارش کے عنوان سے جو اشتہار جماعت رضائے مصطفےٰ سے نکلا۔ اس کو پڑھکر سادات اکرام باشندگان نگریا سادات کے قلوب بیچین ہوگئے اور فوراً ایک جلسہ مقرر کیا جسکی افتتاحی میں جناب مولوی حشمت علی صاحب لکھنوی وجناب مولانا شاہ امجد رضا صاحب بریلوی کو بلایا۔ یہ دونوں حضرات ۲۵ جنوری ۳۵ء کو تشریف لائے۔ آمد کی خبر معلوم ہونے پر استقبال کا انتظام کر لیا تھا۔ قریب آٹھ بجے شب کے گاڑی اسٹیشن نگریا سادات پر پہونچی۔ اللہ اکبر کے نعروں سے کفار مشرکین کے دل ہلا دیئے۔ اور ان دونوں حضرات کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اس کے بعد جناب سید سلیمان احمد صاحب وسید ظہور الحسن صاحب وسید کرار حسین صاحب وسید مرشد علی صاحب جلوس کے آگے آگے نعت شریف پڑھتے جاتے تھے۔ اسٹیشن سے مکان تک برابر نعت خوانی ہوتی گئی۔ مکان پر پہونچکر تمام حاضرین کو بسکٹ اور چائے پیش کیا گیا۔ صبح کو جلسہ ہوا۔ جوکہ قریب ہزار بارہ سو کے مجمع ہوگا۔ اس جلسہ کا افتتاح یوں ہوا۔ کہ پہلے نعت خوانی ہوئی۔ بعد کو اعلیٰ حضرت قبلہ مجدد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت پڑھی گئی۔ جو حضرت مولانا شاہ امجد رضا خان صاحب نے تصنیف کی تھی۔ قریب ایک بجے دن کے حضرت مولانا مولوی حشمت علی صاحب نے بیان شروع کیا۔ سبحان اللہ آپ کا بیان نہایت ہی جوشیلہ تھا۔ جلسہ میں ہر مسلمان بے چین تھا۔ ہر صغیر وکبیر رو رہا تھا۔ تین بجے تک آپ نے تقریر فرمائی۔ مگر مسلمانوں کی سیری نہ ہوئی۔ اس جلسہ میں جماعت کے پونے دو سو ممبر بھی بنے۔ اور دین کے کام میں اپنا جان ومال کٹا دینے کا وعدہ کیا۔ مولا تعالےٰ ثابت قدم رکھے آمین :۔

(غلام مرتضےٰ خان مصطفےٰ رضائی قادری)

روئداد جلسہ انجمن خدام الصوفیہ لنگوٹیاں۔ ضلع جموں

منعقدہ بتاریخ ۰ فروری ۳۵ء بروز اتوار

مقام گدڑ گلیاں ضلع جموں

یہ جلسہ بصدارت منشی فیروز الدین صاحب رئیس جموں بوقت ۱۰ بجے دن کے شروع ہوا۔ پہلے تلاوت قرآن ہوئی۔ پھر نعت خوانی۔ بعدہٗ حضرت مولانا مولوی حاجی امام الدین صاحب رائے پوری نے اپنی مدلل تقریر سے لوگوں کو اتباع رسول علیہ السلام کا مسئلہ اس خوبی سے سنایا۔ کہ ہر پہلو سے قرآن وحدیث پیش کیا۔ کہ سامعین نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ اور سب نے اقرار کیا۔ کہ ہم آئندہ بفضلہ تعالیٰ متبع بمطابق مذہب اسلام رہیں گے۔ ہمارے ملک میں رسم ہے کہ عام مسلمان دیوالی۔ ہولی۔ بساکھی وغیرہ تیوہار اہل ہنود مناتے ہیں اور آپس میں مسلمان بھائی بھائی یا اپنے قبیلے میں لڑکیاں نہیں دیتے۔ ان تمام مسائل کو بھی مولوی صاحب نے نہایت خوبی سے سمجھایا۔ کہ سب حاضرین نے بھری مجلس میں تیوہار اہل ہنود کے منانے اور اس میں شامل ہونے سے توبہ کی اور اپنے قبائل میں رشتہ کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ دو بھائیوں نے اسی مجلس میں اپنے لڑکوں کا رشتہ ایک دوسرے سے کر دیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ مولوی صاحب کا وعظ برابر تین گھنٹہ ہوا۔ اور بعدہٗ چودہری مہر الدین صاحب نمبردار ساکن گدڑ گلیان نے سب مہمانوں کو کھانا کھلایا :۔

(چودہری اللہ دتا نمبردار سکرٹری انجمن خدام الصوفیہ لنگوٹیاں)

اشتہار انعامی مبلغ پانسو روپیہ

اس اشتہار کے ذریعہ سے تمام دنیا کے غیر مقلدین اور وہابی نجدیوں کو عموماً اور سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث کو خصوصاً مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی غیر مقلد وہابی نجدی ایک برس کے اندر ماندر سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات نص صریح یا صحیح حدیث متفق علیہ سے بقید نام کتاب ونام مطبع وتعداد صفحات بمقابلہ کسی مسلم یا غیر مسلم غیر جانبدار ثالث کے دیگا۔ تو اس کو مبلغ پانسو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام دیا جائیگا۔

اے پیشوایان غیر مقلدین! مدعیان عمل بالحدیث! وہابی نجدیو! مفت اور آوارہ بہت دنوں سے لوگوں کی ہدایت کرتے پھرتے ہو۔ ہم دو آؤ ادہر آؤ یہاں تو نقدی مقابلہ ہے۔ بہر کیف وہ سوالات یہ ہیں :۔

پہلا سوال) کیا رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک نماز میں آمین سے کہتے رہے۔

دوسرا سوال) کیا رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے رہے؟

تیسرا سوال) کیا رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھتے رہے؟

چوتھا سوال) کیا رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دمِ اخیر تک سینہ پر ہاتھ باندھتے رہے؟

آیے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے مجتہد و اور بندو! اگر تم سچے مذہب کے پابند ہو تو اِن سوالات اربعہ کے جوابات حسب شرائط محولہ بالا دیکر انعام حاصل کرو۔ ورنہ آنیوالے دن سے ڈرو۔ اور خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی پیاری مخلوق اور سرمایہ دوجہاں فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمتِ مرحومہ کو سیدھے رستہ سے ناحق گمراہ مت کرو۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ و ترك الحسد و الکفر و الھویٰ ⁘

المشتہر

ابو المحامد احمد علی عفی عنہ حنفی مثنوی انگلہڈہی۔

الفقیہ کے متعلق ناظرین کی آرا

جناب من السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ براہ عنایت اخبار الفقیہ بذریعہ وی۔ پی۔ میرے لئے میرے نام جاری کردیں۔ چونکہ اخبار موصوف سے مجھے خاص دلچسپی ہے۔ اور میرا مطالعہ سے گذرتا رہتا ہے۔ واقعی اخبار مذکور مسائل حنفیہ کا ایک عمدہ اخبار ہے۔ اور باطل عقاید اور مذاہب کا پورا قلع قمع کرتا ہے۔ ہر حنفی بھائی کا فرض ہے کہ اس کی اشاعت کو ترقی بخشنے اور انوار محمدیہ حاصل کرنے۔ والسلام۔

(انعام بخش محمودی۔ بہاولپوری)

(۲) بعالی خدمت کریم المنقبت حکیم محمد مسیح اللہ احمد صاحب سلمہ ربہ آمین۔ بعد ما ہو المسنون۔ آنکہ آپ کے پرچہ الفقیہ کو خدا کرے کہ روز قیامت تک جاری رہے۔ عمر خضر علیہ السلام کی پاوے۔ حقیر حاجی عیسیٰ خان محمد و حاجی موسیٰ حاجی دادا بنگل والا کے نام سے دو پرچہ الفقیہ ارسال فرائیگا۔ قیمت ہر دو کی ارسال ہے۔ امید کہ خاکساران کو ممنون و مرہونِ احسان بنائیگا۔ آج جام جودھپور سے مولانا مولوی محمود جان حنفی قادری رضوی سلمہ ربہ تشریف لائے ہیں۔ الفقیہ کے ہفتہ وار ہونے سے نہایت خوش وخرم ہیں۔ پندرہ روزہ ہونے سے نہایت غمگین اندوہگین ہوئے۔ انہوں نے بھی ہم کو ترغیب دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر خاتمہ بخیر ہونے کی امید رکھتے ہو تو الفقیہ کی مدد کرو۔ مولانا موصوف آج جام جودھپور جاویں گے۔

(راقم آثم حاجی عیسیٰ خان محمد)

انجمن اہل سُنت مرادآباد کی اہم خدمات

یہ انجمن شریعت حقہ کی حمایت اور بدعت و ضلالت کے مٹانے کے لئے ۱۹۱۱ء میں قائم ہوئی۔ اور فوراً ایک مدرسہ خالص مذہبی تعلیم کی غرض سے جاری کیا۔ اس مدرسہ میں علوم عربیہ نقلیہ عقلیہ کی تعلیم بہتر طریقہ پر دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس چودہ سال کے عرصہ میں ہندوستان کے مختلف اطراف و اکناف کے (۱۰۸) طلبہ اس کے چشمۂ فیض سے مستفید ہوئے جو فارغ التحصیل ہوکر جابجا بندگانِ خدا کے افادہ و ہدایت میں مشغول ہیں۔ جب پنڈت شردھانند کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے اپنی فوج اضلاع آگرہ و متھرا وغیرہ میں اُتاریں۔ اُس وقت مسلمانوں کے تمام مذہبی و سیاسی پیشوا ہندوؤں کے بادۂ اتحاد سے مست و بےخود بیٹھے۔ اور ارتداد کی گولہ باری اور مسلمانوں کی آہ و زاری نے بھی

کافی طور پر اُن کی خارشگنی ہی نہیں کی تھی۔ کہ اس مدرسہ کے طلباء، اساتذہ، خود جناب ناظم صاحب معہ دیگر اراکین کے جماعت رضائے مصطفےٰ کیساتھ متوکلاً علے اللہ میدانِ ارتداد میں پہونچ گئے۔ جو خدمات انہوں نے وہاں انجام دیں۔ ان کی اشاعت تفصیل کے ساتھ جماعت رضائے مصطفےٰ کی اطلاعات کے سلسلہ میں برابر ہوتی رہی ہے۔

اراکین انجمن ہندوؤں کی تمام تحریکات (از ابتدا تحریک مطالبہ ہوم رول تا شدھی و سنگھٹن) کو بغور دیکھتے رہے۔ ظاہری سامان کے علاوہ تمام خفیہ سازشیں بھی جو مسلمانوں کی تباہی کے لئے اختیار کیگئی ہیں۔ ان کی دُوربین نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہیں۔ ان دردمندانِ قوم نے ان تدابیر کو بھی اپنی نظروں میں رکھا۔ جنہیں خیرخواہانِ قوم نے وقتاً فوقتاً قوم کی ترقی اور حفاظت کے لئے اختیار کیا۔ اور ان کے نتائج بھی جو کچھ ظاہر ہوئے نفع اور ضرر کی صورت میں وہ بھی معہ وجوہ کے ان سے پوشیدہ نہ رہے۔ اس دیکھ بھال اور تحقیق کے بعد جو پروگرام انہوں نے بنایا ہے اور جو لائحہ عمل قومی مفاد کی غرض سے تجویز کیا ہے اور جو مقامی تجربہ میں مفید بھی ثابت ہوا ہے۔ اس کی عام ترویج کی غرض سے انجمن نے ملک کے تمام علماء و مشائخ و صوفیا و اہل قلم اور ماہرینِ سیاست کو مدعو کیا ہے۔ یہ مبارک اور عظیم الشان اجتماع گویا آل انڈیا سُنی کانفرنس کی شکل میں ہوگا۔

اس اجتماع عظیم (کانفرنس) میں تبلیغ، تنظیم، تعلیم، مذہبی و مالی اصلاح وغیرہ کے اہم مسائل پر گفتگو اور مشورہ ہوگا۔ جسکی تفصیل مطبوعہ خطوط اور اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہوچکی ہے اور ہورہی ہے۔ نیز اس کے متعلق متعدد وفود روانہ کئے گئے ہیں۔ جن مقامات تک وہ پہونچے ہوں۔ وہاں کے دردمندان سے یہ استدعا ہے کہ وہ دفتر میں وفد کی طلبی کے لئے تحریر روانہ فرمائیں۔ یا اون مطبوعہ کاغذات کو طلب فرماکر ملاحظہ کریں۔ جن میں کانفرنس کے تمام اغراض و مقاصد وغیرہ کی تفصیل درج ہے۔

اس انجمن نے باوجود اپنی بے بضاعتی اور کس مپرسی کے جو اہم مذہبی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تفصیل اختصار کے منافی ہے۔ مختصراً صرف اس قدر عرض ہے۔ کہ اس نے ایک بہترین عربی مدرسہ کے علاوہ شہر میں متعدد مدارس شبینہ کا بھی اجراء کیا ہے۔ جن میں شب کے وقت مختلف پیشہ وروں اور مزدوروں کو مسائل مذہبی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شہر کے علاوہ مضافات میں اس کے سفرا برابر گشت کر رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مذہبی علمی۔ مالی۔ حالات کا صحیح نقشہ دفتر کو روانہ کرتے ہیں۔ انجمن اس نقشہ کے مطابق اون کی اصلاح اور حالت کے بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے چنانچہ دیہاتوں میں بھی اس وقت تک متعدد مدارس کا اجراء ہوگیا ہے اور برابر ہو رہا ہے۔

(محمد یسین عباسی۔ ناظم محکمہ تبلیغ انجمن اہلسنۃ مرادآباد)

سُنی کانفرنس

تمام ہندوستان کے سُنی علما۔ رؤسا۔ مشائخ سجادہ نشینان۔ ایڈیٹران۔ صدر و سکریٹریان مدارس اہل سنت و مہتمین و ناظم انجمن ہائے اہل سنت کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ سُنی کانفرنس کی شرکت کے لئے ۱۶ مارچ ۳۵ء کو مرادآباد میں تشریف لائیں۔ بہتر ہو کہ اپنی انجمن یا مدرسہ یا جماعت یا خانقاہ کی طرف سے بحیثیت نمائندہ رونق افروز ہوں۔ تشریف آوری کی اطلاع ۵ مارچ تک دفتر انجمن میں آجانی چاہیئے۔ اگر کوئی صاحب کانفرنس کے مقاصد کے ماتحت کوئی مضمون ارسال فرمائیں۔ وہ بھی اسی تاریخ تک موصول ہونا چاہیئے۔ مگر اختصار کا لحاظ ضروری ہے۔ جو صاحب دس روپیہ فیس ممبری ارسال فرمائیں گے۔ انجمن ان کے قیام و طعام کا انتظام کرے گی۔ دوسرے صاحبوں کے لئے جلسہ گاہ کے متصل ہوٹل سے انتظام بسہولت ہو سکیگا۔ کانفرنس کے خاص جلسوں میں منتخب حضرات اور ممبران شرکت کر سکیں گے۔ غیر سُنی حضرات نہ عام جلسوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ فقط۔

(عمر نعیمی نائب ناظم انجمن اہلسنت مرادآباد)

فتاوے

مسئلہ جناب الف خان صاحب خریدار ۱۲۲۳

ایک ہندو نے اپنا مکان ایک مسلمان کے پاس رہن رکھا تھا۔ اس نے دوسرے مسلمان کے پاس بضرورت رہن رکھدیا، ثانی مرتہن اسے خرید نا چاہتا ہے۔ تو وہ کس سے خریدے۔ ہندو قولا ولد مرگیا۔ اس کی برادری کے لوگ ہیں۔ اور ایک عورت ہے۔ جو دوسرے کے گھر میں پڑ گئی ہے۔

الجواب مرتہن ثانی اگر مکان خریدنا چاہتا ہے۔ تو وہ برضامندی مرتہن اول اس ہندو کے ورثا سے جنہیں اس کا متروکہ حسب شاستر پہونچتا ہو خریدے۔ کہ مرتہن کو شے مرہونہ رہن رکھنے کا مجاز نہ تھا۔ اب چونکہ اس نے اسے رہن رکھدیا ہے۔ تو رہن ثانی اگر بلا اجازت راہن ہو تو باطل اور وقت بیع شے مرہونہ مرتہن اول کی اجازت درکار اور جو باجازت راہن ہو۔ تو رہن اول باطل اور ثانی صحیح اور وقت بیع مرتہن ثانی کی اجازت کی ضرورت نہ اول کی۔ ورنہ بیع موقوف رہیگی۔ اور کوئی ان میں سے بلا اجازت دوسرے کے بیچنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اور نہ خود مرتہن اپنے قرض میں بے حکم حاکم شے مرہونہ کو بیع کر سکیگا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ جناب فیض محمد صاحب خریدار ۱۰۹۳

مدت سفر میلوں کے حساب سے کس قدر ہے اور روزہ تین روز کے سفر پر چھوڑ سکتے ہیں یا ایک روز کے؟

(۲) لڑکی والے نکاح سے پہلے جو روپیہ لیتے اور زیور چڑھواتے ہیں اور اس کے علاوہ مہر مقرر ہوتا ہے۔ تو یہ روپیہ و زیور بعد مرنے شوہر کے مہر میں محسوب ہوگا یا نہیں؟

(۳) جو شخص خطبہ ہوتے وقت آئے وہ سنتیں کس وقت پڑھے۔ یا فوت ہوگئیں۔؟

الجواب مسافت قصر میں میلوں فرسخوں کو طول کا اعتبار نہیں ہے۔ کہ وہ ہر جگہ ایک سے نہیں ہوتے ہیں بلکہ سال کے چھوٹے سے چھوٹے تین دن اعتبار کئے گئے ہیں۔ جن میں مسافر اپنے وطن سے راحت و آرام معتاد کے ساتھ متوسط چال سے پیدل یا اونٹ پر نہ دوسری سواری پر صبح سے دوپہر تک روزانہ چل کر مقصود تک پہونچے اس سے کم یعنی ایک دو دن کی مسافت پر نہ نماز قصر کرنے کی اجازت اور نہ روزہ افطار کرنے کا حکم۔ یہی صحیح ہے اور یہی ظاہر الروایہ ہے۔ اگرچہ اکثر مشائخ کرام نے اس کا اندازہ اکیس سے پندرہ فرسخ تک اور علمائے ہند نے چالیس میل سے پچپن میل انگریزی تک کیا ہے۔ اور فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اور میل چار ہزار یا تین ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز چوبیس یا بتیس انگل کا ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے بنا بر قول معتمد و مفتی بہ اٹھارہ فرسخ چون میل کے ہوئے۔ مگر یہ غیر معتبر و خلاف ظاہر الروایہ ہے۔

(۲) زیور کپڑے وغیرہ اشیاء جو قبل نکاح مرد کی طرف سے عورت کو دیئے جاتے ہیں۔ وہ تو عرفاً ہدیہ یا ہبہ بشرط عوض ہوتے ہیں۔ مہر میں محسوب نہیں کئے جاتے ہیں۔ اور جو روپیہ قبل نکاح دیا جاتا ہے۔ وہ اگر وقت نکاح عقد میں داخل اور مہر میں شمار ہوتا ہو تو مہر معجل قرار پائے گا مہر موجل میں مجرا و محسوب نہ ہوگا۔ اور جو وقت نکاح عقد میں اس کا ذکر اور مہر میں شمار نہ ہوتا ہو۔ تو وہ بھی ہبہ بشرط عوض ٹھیریگا۔ اور مہر محسوب نہ ہوگا۔ اور جو وہ روپیہ خرچ کر کے شادی کے لئے دیا گیا ہو۔ جیسا کہ بعض جگہ عورت غریب ہوتی ہے۔ تو مرد اسے اپنے پاس سے شادی کے خرچے کے واسطے روپیہ دیتا ہے۔ گویا طرفین کے خرچ کا خود متکفل ہوتا ہے۔ تو وہ بھی مہر میں محسوب نہ ہوگا۔ محض تبرع یا ہبہ بشرط عوض ٹھیرے گا۔ کہ بر تقدیر عدم تزوج مرد اس کی واپسی کا مستحق ہوگا۔ اور بعض جگہ

لڑکی والے لڑکے والوں سے جبراً کچھ روپیہ لیتے ہیں۔ تو نکاح کرتے ہیں۔ ورنہ نکاح نہیں کرتے۔ یہ بہت بُری رسم اور کھلی رشوت ہے۔ اس صورت میں جس قدر روپیہ لیا جائیگا وہ سب واپس کرنا لازم ہوگا۔

(۳) جو شخص بحالت خطبہ میں آئے وہ سنتیں بعد نماز جمعہ پڑھے۔ کہ اثناء خطبہ میں کلام سلام صلاۃ دعا درود وغیرہ سب ممنوع و مکروہ اور چپکا خطبہ سننا واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ جناب اعظ الدین صاحب خریدار ۹۶

ایک فاحشہ عورت نے باوجود شوہر ہونے کے اور طلاق نہ پانے کے نکاح ثانی کر لیا۔ اور ایک مولوی صاحب نے باوجود علم پڑھا دیا۔ تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ اور پڑھانے والے کا کیا حکم ہے؟ اور زنا کرنے والے کے لئے شرع میں کوئی کفارہ ہے یا نہیں؟

(۲) سود لینے دینے والے اور اس کے کاتب و شاہد پر لعنت ہے یا کیا؟

(۳) تصویر، سرکس، بائسکوپ دیکھنا۔ اور ان کا کسب کیسا ہے؟

(۴) وکیل مختار کا پیشہ کیسا ہے؟ اور ان سے لین دین شرکت دعوت کیسا ہے؟

(۵) بہشت و دوزخ کس مقام پر ہیں؟

(۶) مرنے کے بعد انسان کو راحت و تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟ اور یوم حساب کے کیا معنی ہیں؟

(۷) تاجدار مدینہ کلمہ طیبہ و درود شریف کس طرح پڑھتے تھے؟

الجواب } صورت مذکورہ میں نکاح ثانی نہیں ہوا۔ حرام ہوا۔ اور اس کے پڑھانے والا سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہے۔ اگر اس نے باوجود علم عدم طلاق نکاح پڑھایا ہے۔

(۲) بیشک حدیث میں سود لینے دینے والوں کی دستاویزیں لکھنے والوں پر اور خبر گواہی کرنے والوں پر لعنت آئی۔ جیسا کہ [illegible] کی روایت میں ہے۔

(۳) تصویر، سرکس، بائیسکوپ وغیرہ کھیل تماشے دیکھنا۔ کرنا۔ اور ان کے ذریعہ سے پیسے حاصل کرنا۔ سب ممنوع و مکروہ و ناجائز ہے۔

(۴) وکالت مختاری فی نفسہ تو بُری نہیں تھی۔ مگر آجکل ناجائز و حرام باتوں پر مشتمل ہونے کے باعث ممنوع و ناجائز ہو گئی ہے۔

(۵) جنت و دوزخ کے مکان کا ذکر صراحۃً کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا۔ لہذا بعض کہتے ہیں کہ جنت پہلے یا چوتھے یا ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے ہے۔ اور دوزخ ساتویں زمین کے تلے ہے۔ یا آسمان پر ہے۔ اور بعض ان کے مکان میں توقف کرتے ہیں اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں مگر معمول واضح و اکثر یہی ہے۔ کہ جنت بالا آسمان اور زیر عرش ہے۔ اور دوزخ زیر زمین ہے۔

(۶) ہاں بعض احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تابعدار مومن بندوں کو مرنے کے بعد راحت و آرام ملتا ہے۔ اور کفار و نافرمان مسلمان کو اذیت و تکلیف ہوتی ہے۔ اور یوم حساب قیامت کے دن کو کہتے ہیں۔ کہ اس روز تمام خلق کا حساب کتاب ہوگا۔

(۷) جس طرح تمام مسلمان کلمہ اور درود پڑھتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بعض روایات میں آیا ہے۔ اور بعض میں بجائے محمد رسول اللہ کے انی رسول اللہ بھی آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ جناب نور محمد صاحب بخاری خریدار ۱۱۱۹

ازواج مطہرہ نبی ما چند بودند و نام ہر یک چہ بود؟

(۲) فرزندان نبی ما چند بودند۔ و نام ہر یک چہ بود؟ و از کدام بی بی تولد شدہ بودند؟

(۳) و دختران نبی ما چند بودند و از کدام بی بی تولد شدہ بودند؟ و نام ہر یک چہ بود؟ و باکدام کس عقد نکاح کردہ بودند؟ با قرآن و حدیث ثبوت دہند۔

(۴) کسے در عمر تمامی خداوند تعالیٰ را سجدہ نکردہ است و میگوید احکام خدائی برحق اند من غافل ام۔ او را کافر گفتن درست است یا نہ۔ و من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر چہ مراد میدارد و برچنیں کس نماز جنازہ خواندن درست است یا نہ؟

(۵) کسے صد مردہ را غسل دادہ است کسے نسوار مے دہد کسے تنباکو مے نوشد ایشاں را امام کردن درست است یا نہ؟

الجواب } بدانکہ ازواج مطہرات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ با ایشان زفاف واقع شد، یازدہ متفق علیہ اند و باقی زائد از ثبت مختلف فیہ اند۔ کہ بعضے از ایشان منکوحہ غیر مزفوفہ بودند و بعدازاں خارج از نکاح شدند و بعضے محض مخطوبہ و بعض موطوئہ بملک یمین چنانکہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ مے نام متفق علیہا اینست۔ حضرت خدیجہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت حفصہ۔ حضرت ام حبیبہ۔ حضرت ام سلمہ۔ حضرت سودہ۔ حضرت زینب بنت جحش۔ حضرت زینب بنت خزیمہ۔ حضرت میمونہ۔ حضرت جویریہ۔ حضرت صفیہ۔ و فرزندان حضور دو متفق علیہ اند۔ ابراہیم و قاسم و شش مختلف فیہ اند۔ عبد مناف و عبداللہ و طیب و مطیب و طاہر و مطہر۔ و اصح آنست کہ سہ بودند۔ قاسم و ابراہیم و عبداللہ و طیب و طاہر لقب عبداللہ بود و ہمہ از بطن خدیجہ بودند سوا ابراہیم کہ از بطن ماریہ قبطیہ بود۔ و دختران حضور چہار بود از بطن خدیجہ، زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ۔ نکاح اول با بی العاص و نکاح ثانی و ثالث یکی بعد دیگری با عثمان و نکاح رابع با علی شدہ بود۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کما فی المدارج [illegible]

(۲) شخص مذکور مسلمان است او را کافر گفتن درست نیست کہ نزد اہل سنت و جماعت مسلمان از ترک نماز کافر نمے شود تا وقتیکہ ترک بنا بر

انکار فرضیت نہ کند۔ وحدیث مرقومہ متادل بہمیں امت با کفران نعمت و نماز جنازہ او دیگر حال روا است۔

(۳) اگر در شخص مذکور سوا نقائص مذکورہ دیگر نقص شرعی مانع امامت نیست امام کردن او جائز است۔ ورنہ نہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(کتبہ فقیر حشمت علی عفرلہ۔ بریلی۔ محلہ گڑھیا)

کارروائی جلسہ کھنوڑہ ضلع ہشیارپور

مکرم اعظم جناب حکیم معراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر اخبار الفقیہ امرت سر زاد مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

موضع کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور بفضلہ تعالےٰ قدیم الایام سے حنفی اہل اسلام کا مرکز ہے۔ مگر گردو نواح میں بدقسمتی سے تھوڑے ہی عرصہ سے مرزائیت کی مرض مہلک کا دور دورہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ہمارے احباب ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ کہ پند و نصائح کی مجالس قائم کر کے لامذہبوں کے تباہ کن حملوں کا سدباب کرتے رہیں!

چنانچہ قریباً تین ماہ کی لگاتار جدوجہد اور متواتر دعوتی خطوط کی بنا پر مولانا مولوی شیر نواب خان صاحب حنفی نقشبندی قصوری مورخہ ۲۲ جنوری ۳۶ء کو کھنوڑہ میں تشریف لے آئے۔ آج بروز جمعۃ المبارک قصبہ ہذا میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ گردو نواح کے مضافات سے اہل اسلام عموماً اور حنفی احباب خصوصاً بلائے گئے۔ مولانا ممدوح الصدر نے حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پابندی صوم وصلوٰۃ پر نہایت مدلل اور پُر اثر تقریر کی۔ جس سے حاضرین نے متاثر ہو کر ہاتھ اٹھائے۔ اور پابندی نماز کا حلف اٹھا کر اقرار کیا۔ نیز اہل اسلام کو باطل مذاہب سے اجتناب کی سخت تاکید کی۔ خصوصاً فتنہ مرزائیت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح اپنے مال و دولت کو بحفاظت رکھتے ہیں ہر طرح کے وسائل اختیار کرتے ہو۔ اسی طرح ایمان کے ڈاکوؤں سے ایمان بچانے میں بھی محتاط رہا کرو۔ مضمون ایسا سادہ۔ واضح اور مدلل تھا۔ کہ جملہ حاضرین کی سمجھ میں آ گیا۔ اور وہ بے حد محظوظ ہوئے۔

بعد اختتام جلسہ مرزائیوں سے سلسلۂ گفت وشنید شروع ہوا۔ جس سے وہ عاجز آ کر لاجواب ہو کر پہلو تہی کر کے چلے گئے۔ علاوہ ازیں قصور کے پکے حنفی اور جوشیلے واعظ نے حالات حاضرہ کو درد انگیز لہجہ میں مجمع کے سامنے پیش کیا۔ کہ حاضرین زار و قطار رو رہے تھے۔ آپ نے حکومتِ سیام کے ان مظالم کا ذکر بھی کیا۔ جو حکومت مذکور مسلمانوں کو بدھ مذہب قبول کرنے مجبور کر رہی ہے۔ چنانچہ جلسہ ہذا نے متفقہ طور پر حسب ذیل رزولیوشن پاس کر کے قرار دیا کہ بذریعہ تار گورنر بہادر پنجاب اور حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ گورنمنٹ ہند اپنے سفیر مقیم بنکوک (سیام) کی معرفت فوری کارروائی عمل میں لا کر اہل اسلام سیام کی مذہبی آزادی کو برقرار رکھنے میں سعی بلیغ فرماوے۔

نقل رزولیوشن

اہل اسلام تحصیل ہوشیارپور کا جلسۂ عام یہ سنکر کہ مسلمانانِ سیام کو مذہبی فرائض ادا کرنے میں آزادی حاصل نہیں۔ دلی تاسف اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند سے باادب مگر پُر زور استدعا کرتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اپنی ممکن قوت و کوشش معاملات کو سلجھانے میں صرف کرے۔

(حررہ الراجی الی لطف ربہ القوی محمد علی عفرلہ الولی۔ مقام کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور)

خوش خبری

خداوند تعالےٰ کے فضل سے سندھ کے ممتاز بزرگوں نے باطل فرقوں کی فریبی کارروائی اور حلہ پردازی سے متاثر ہو کر جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ قائم کی ہے جس کے اغراض ومقاصد مختصراً یہ ہیں:۔

(۱) سیاسی اور پولیٹکل امورات سے علیحدہ رہکر اسلام پاک کی ہر ممکن طریقے سے حفاظت کرنا۔

(۲) اسلامی تبلیغ اہل سنت کے حنفی مذہب کے مطابق کرنا۔

(۳) اہل السنۃ برادران میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۴) باطل فرقوں خصوصاً حنفی نما وہابیوں کی خطرناک فریب بازیوں سے حنفی مذہب کی حفاظت کرنا۔

(۵) حنفی مذہب کی ترقی اور بقا کے لئے با قاعدہ مدارس کھولنا اور حنفی عقائد کی اشاعت کرنا۔

(نامہ نگار از سندھ)

جمعیۃ الاحناف

پہلے ایک خبر اخبار الفقیہ سے ہی غالباً دیکھنے سننے میں آئی تھی۔ کہ امرت سر میں مرکزی جمعیت الاحناف قائم ہو گئی۔ پھر وہی مثال نظر آئی بقول کسے "خبر کی جب خبر آئی۔ کہ جو کچھ مستبد باقی"

جب یہ بیل انبار ہی تو مرکزیت معدوم۔ اغیار کی کوششیں۔ ان کی دوڑ دھوپ۔ ان کا نظم ونسق۔ ان کی چابکدستیاں۔ چالاکیاں ہر بات میں اپنی بات۔ ہر کام میں اپنا مطلب یہ منظر ہمیشہ نظر ہے۔ یہاں احباب کی غفلت و سستی اوجودی دکھا ہی۔ دبے خبری دیکھے پڑا ہے وہ کہ یا اللہ تیرا آسرا۔ ع

وہ بڑھے جیتنی میں تو سستی میں ہم بڑھکر رہے

یہ ایک قافیہ بندی یا وقتی جوش یا دینی مقابلہ تھا۔ پھر اس سے کیا حاصل حصول۔ اس پر آپس کا نفاق۔ حاسدانہ افتراق معمول سے اختلافات میں خوا ہے نخواہے بغض وعداوت وکینہ دیرینہ ان محرکات نے تو اور بھی کامیابیوں کا بیڑا ہی منجدھار میں ڈال دیا۔ کافر بدیں رسیدہ حاسد

بکمال خورشی، ایسے حال میں خلوص و ایمان کا توام نہیں رہتا۔ جو مراد مندیوں کی جان ہے۔ کس کو تعلیم دیں، کسے سمجھائیں۔ ہر شبہ مایۂ فضیلت ہے۔ حریفان بادہ خوردند و رفتند۔ ہم بارے اب بھی خمیازۂ غفلت کو آتے ہیں۔ اور چشم حاسدیں پردے ہاہیں۔ جرأت اور ہمت کی تلوار اور اخلاق و مروت کی ڈھال سے آمادہ کار رہوں۔ تو وہ دن بفضلہ خدا کچھ دور نہیں۔ کہ جس کے تصور و تخیل میں خامہ فرسائی ہو رہی ہے۔ وہ پیکر سر در عالم وجود ظہور میں آجائے گا۔ البتہ اسم اعظم اس کے لئے عالی ظرفی۔ فراخ ہمتی کشادہ دلی۔ وسیع الاخلاقی کی ضرورت ہے۔ عملی طور پر سب سے بڑا کام یہ ہے کہ ہر شہر میں یکے بعد دیگرے باقاعدہ طور پر جمعیۃ الاحناف کی شاخیں قایم ہوں۔ جیسے سابقہ تمام شاخوں۔ انجمنوں اور کمیٹیوں سے بہت زیادہ آسانیاں انشاء اللہ بہم پہونچ سکتی ہیں۔ اور دوسرا قدم یہ کہ سالانہ اجلاس مختلف صوبہ جات و علاقہ جات و شہروں میں ہوں۔ اسی انتظام کے ساتھ جیسے کہ موجودہ دور میں کئی نمونے اور کام کے طریقے سامنے ہیں۔ اور اسی اصول و تمہید پر بتدریج ترقی کرنے کے لئے بہت کچھ کیا اور کہا جا سکتا ہے۔ فی الحال یہی گستاخانہ عرض سمجھئے۔ اور دیکھئے کہ احباب کرام و حامیان جمعیۃ الاحناف کیا اظہار خیال فرماتے ہیں۔ فقط

وباللہ التوفیق

افغانستان میں دو اور مرزائیوں کو سنگسار کیا گیا

پشاور ۱۲ فروری۔ کابل سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۰-۵ حال کو ۲- اور مرزائیوں کو کابل میں سنگسار کیا گیا۔ جو وہاں صرف دو کا غداری کا کام کرتے تھے۔

الفقیہ۔ افغانستان کے کسی اخبار نے ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں کی۔

علمائے کرام کی خدمت میں التماس

انجمن مندرجہ ذیل کو ایک ایسے تجربہ کار پرجوش حنفی عالم و واعظ کی ضرورت ہے۔ جو انجمن کی خدمات کو بدل و جان معقول مشاہرہ پر ادا کر سکتے ہوں۔ ان اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ جو زمانہ موجودہ کی حالت سے خوب واقف ہوں۔ اور احیائے دین کے لئے سرگرمی سے کام کر سکتے ہوں۔ انجمن کی خدمات تبلیغ تعلیم دینی مدارس و مساجد میں۔ واعظ و مناظرہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ مشاہرہ حسب لیاقت و تجربہ دیا جائے گا۔ انتخاب کے بعد تقرر امتحاناً ایک ماہ کے لئے کیا جائے گا۔ انجمن اخراجات سفر کی کفیل ہوگی۔

علاوہ عالم مذکور کے ایک پیش امام کی بھی ضرورت ہے۔ جو خوش الحان اور حافظ قرآن ہوں تو بہتر ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر آنا چاہیئے۔

(عثمان خان۔ ناظم اعزازی انجمن خدام اہل السنت والجماعت ۱۰۱ کانٹ مارکٹ کیا مپ پونہ)

مبارکباد

ہمارے نہایت ہی کرمفرما اور مہربان اخبار الفقیہ جناب محمد مصطفےٰ علی خاں صاحب صدیقی حیدرآبادی کے برادر عزیز عالی جناب محمد جہانگیر علی خاں صاحب صدیقی بی۔ اے۔ طال عمرہٗ کی شادی خانہ آبادی کی رسم نہایت دھوم دھام سے ۲۶۔ رجب ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۰۔ فروری ۱۹۲۵ء بروز جمعۃ المبارک انجام پذیر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دولہا اور دولہن میں محبت اور یگانگت پیدا کرے۔ ہم اس مبارک تقریب کی خوشی میں اپنے مکرم دوست جناب محمد مصطفےٰ علی خان صاحب کو اپنی طرف سے اور جملہ ناظرین الفقیہ کی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(نیاز مند ایڈیٹر)

تقریظات

اسلامی جنتری ۱۹۲۵ء اس جنتری کا پہلا نام پنجابی جنتری تھا۔ اس کے مصنف نے اس کو مفید اور کارآمد بنانے میں ہر طرح کی کوشش کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس میں آئندہ چار سال کی جنتری پنجاب اور ہندوستان کی آبادی بسوانحعمری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ سنہ عیسوی کی دوامی جنتری اور دیگر عجیب و غریب معلومات درج ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ حجم ۶۲ صفحے قیمت ۵ر کے ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیے۔ (جناب مولانا خادم صاحب مقام سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

نسخۂ خضاب ہمارے دفتر میں خضاب کا ایک نسخہ جناب ایم عبد العزیز صاحب خونی چک ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گوجرانوالہ نے بھیجا ہے۔ اس نسخہ کو بنا کر ہم نے اکثر احباب کو آزمائش کے واسطے دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نسخہ نہایت عمدہ ہے اور بالوں کو ملائم اور رنگت میں اصلی سیاہ کر دیتا ہے۔ مگر ذرا جلد کو سیاہ کرتا ہے۔ جو زیادہ دھونے سے صاف ہو جاتی ہے۔ اشیاء بڑے شہروں میں ہر وقت مل سکتی ہیں۔ جو کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ نسخہ بتلانے کی قیمت پانچ روپیہ رکھی ہے۔ جو مندرجہ بالا پتہ سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔

ناظرین ہر ممکن ذریعہ سے الفقیہ کی توسیع اشاعت اپنا فرض سمجھیں (منیجر)

سگ گزیدہ کا علاج لاہور میں

ہندوستان بھر میں تین مقامات پر یعنی کسولی کونور۔ اور شیلانگ میں پاسچر انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔ جہاں دیوانے جانوروں کے کاٹے کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ مقامات صوبہ جات کے مرکزوں سے اس قدر دور واقع ہوئے ہیں۔ کہ ان تک پہونچنا بے حد تکلیف سفر اور صرف زر کا باعث ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس مشکل کو دور کرنے کے لئے لاہور کی "بکٹیریالاجیکل لیبارٹری" میں بھی اس قسم کے علاج کا انتظام کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں اس کے متعلق ایک سرکاری اطلاع جرائد میں شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ دیوانے کتے یا کسی جانور کے کاٹے کا علاج چودہ دن میں ختم ہوگا۔ مریضوں کے لئے ضروری نہ ہوگا کہ لیبارٹری یا اسپتال میں ہی پڑے رہیں بلکہ روزانہ علاج کے بعد حسب معمول جہاں چاہیں جا سکیں۔ البتہ غذا اور پرہیز کے متعلق ڈاکٹری علاج پر عمل کرنا پڑیگا۔ یہی وجہ ہے کہ لیبارٹری میں مریضوں کے رکھنے کا انتظام نہیں کیا گیا لیکن اگر کسی مریض کے زخم شدید ہوں گے یا معالج کے نزدیک اسکا ہسپتال میں رہنا ضروری ہوگا۔ تو اس کے لئے میو اسپتال میں انتظام کر دیا جائیگا علاج بالکل مفت کیا جائیگا لیکن مریضوں کو آمد و رفت کے کرائے اور چودہ دن کے مصارف قیام و طعام کا انتظام خود کرنا چاہئے سرکاری ملازموں کو خاص رعایتیں دی جائیں گی۔

لاہور میں اس قسم کے علاج کا بندوبست ہونا فی الحقیقت اہل صوبہ کیلئے بہت بڑی نعمت ہے پیور انسٹیٹیوٹ کسولی نے بھی اس سلسلے میں ب اور صوبہ جات متحدہ کی شاندار خدمات انجام دی ں چونکہ اب پنجاب کے مریض لاہور پہونچا کریں گے لہذا سولی کے شفاخانہ میں کام بہت ہلکا ہو جائیگا۔ ریضوں کے ڈاکٹر پہلے سے بھی زیادہ دیکھ بھال سکیں گے۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے علاج کا انتظام تمام ضلعوں میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہندوستان کے وسیع ہمارا علم میں صرف تین چار مقامات اس کیلئے کافی نہیں ہیں۔

شیعہ مذہب کی حقیقت

سوال

شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کا جنازہ اصحاب ثلثہ یعنی ابابکر صدیق و عمر فاروق و عثمان رضی اللہ عنہم نے ہرگز نہیں پڑھا۔ لہذا مہربانی فرماکر کتب شیعہ سے جواب دیں۔

جواب

بے شک آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کا جنازہ تمام صحابہ رضی مہاجرین و انصار نے پڑھا۔ چنانچہ کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۴۵ پر یوں مسطور ہے۔

ثُمَّ دَخَلَ عَشَرَۃٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَعَشَرَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَيُصَلُّوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ

یعنی پھر دس شخص مہاجرین سے اور دس انصار سے سب کو داخل کیا جاتا۔ پس وہ نماز پڑھتے تھے اور پھر باہر چلے جاتے تھے۔ یہاں تک نوبت پہونچی کہ کوئی فرد بشر مہاجرین و انصار سے باقی نہ رہا۔ کہ جس نے آپکی ذات بابرکات پر نماز نہ پڑھی ہو۔ اور کتاب اصول کافی صفحہ ۲۸۶ پر اس طرح مسطور ہے۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا۔

یعنی امام باقر علیہ السلام سے مذکور ہے کہ جب آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کا انتقال ہوا۔ تو تمام ملائکہ و مہاجرین و انصار نے نماز آنحضور صلعم پر فوجاً فوجاً پڑھی۔

اور علاوہ اس کے کتاب شیعہ [illegible] صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے۔ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ النَّاسُ كَيْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُنَا حَيًّا وَّمَيِّتًا فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ عَشَرَۃً عَشَرَۃً فَصَلُّوْا عَلَيْهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَلَيْلَۃَ الثُّلَاثَاءِ حَتّٰى الصُّبْحِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ صَغِيْرُهُمْ وَكَبِيْرُهُمْ وَذَكَرُهُمْ وَاُنْثَاهُمْ وَضَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ بِغَيْرِ اِمَامٍ۔

(ترجمہ) کہا حضرت امام جعفر علیہ السلام نے کہ لوگوں نے آپس میں گفتگو کی۔ کہ حضور علیہ السلام کا جنازہ کیونکر پڑھیں گے۔ حضرت علیؓ نے جواباً کہا کہ آپ کی ذات ہماری حیاتی و مماتی میں امام ہیں۔ پس لئے حضورؐ پر دس دس آدمی کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھو۔ پس دو شنبہ سے نماز شروع ہوئی۔ سہ شنبہ منگل تک برابر بارہ پہر تک نماز اسی صورت پر ہوتی رہی۔ اور تمام خورد و کلاں عورتوں و مردوں اور گرد و نواحی مدینہ طیبہ نے آپ کی ذات پر بغیر امام کے نماز ادا کی۔

اور کتاب شیعہ جلاء العیون میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے امام ہوکر نماز پڑھانی شروع کی۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے انہیں بٹھا دیا۔ اور کتاب حق الیقین و حیات القلوب وغیرہ کتابیں اس پر شاہد ہیں۔ کہ آپ کی ذات کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار نے پڑھا۔

فائدہ۔ پس ان تمام روایات شیعہ سے روز روشن کیطرح معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار وغیرہ گرد و نواح مدینہ نے ادا کیا۔ یہاں تک کہ بارہ پہر جنازہ ہوتا رہا۔ اور کوئی فرد بشر خورد و کلاں عورتوں اور مردوں سے باقی نہیں رہا تھا۔ کہ جس نے آپکا جنازہ نہیں ادا کیا۔ اگر اصحاب ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپکی ذات کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تو پھر کس لئے ان روایات میں مستثنے نہیں کیا گیا۔ شیعہ صاحبان جواب دیں۔ کہ بارہ پہر تک کون لوگ جنازہ پڑھتے رہے تھے۔ چونکہ آپ کے نزدیک سب کے سب صحابہ نعوذ باللہ بدون تین چار آدمیوں کے مرتد ہوگئے تھے۔ تو پھر یہ واقعہ کیونکر ہوا۔ اگر شیعہ کہیں کہ وہ خلافت کے جھگڑے میں رہے۔ تو خادم شریعۃ کہتا ہے کہ جب خلافت کا فیصلہ ہوچکا تھا۔ تب تجہیز و تکفین کی تجویز ہوئی تھی۔ تاکہ آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کے جنازہ وغیرہ میں کسی طرح کی بے انتظامی واقعہ نہ ہو۔ دیکھو کتب تواریخ فقط۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔ (مینیجر)

شاندار اسلامی کتب

تذکرۃ العلماء والمشائخ } اس میں قریباً سوا سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں عہد دولت غزنویہ سے لیکر تیرہویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی قابلیتوں کی وجہ سے فخر البلاد بنے تھے۔ ان کے علاوہ اخیر میں چند عالمہ عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اس میں درج ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/

شفاء القلوب } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد کریم صاحب۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ بنانا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے۔ جو کہ ابتداء سے اس وقت تک جاری ہے اور اس میں اعمال جو اولیاء کے مرقدوں پر ہوتے ہیں ان پر بھی ایک مبسوط بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۸/

مولود شریف } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید محمد کریم مرحوم۔ یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ہی ظاہر ہے اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے جو ایڈیٹر الہلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی ہے ۳/

میلاد الرسول (دو حصہ) } حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم کے مضامین نظم و نثر ۸/

الجرح علی البخاری (حصہ اول) } مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب [illegible] اس کتاب میں علمائے احناف نے جو مضامین جرح کتب بخاری کے اوپر فرمائے ہیں ان کا مجموعہ۔ قابل دید ہے ۸/

انوار قدسیہ } حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما ۸/

کتاب الروح } اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ روح انسانی کے متعلق بینظیر علم کا ذخیرہ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالت کا پورا مکمل بیان مصنفہ علامہ ہادی مصری نقل مترجم ۱۲/ قیمت [illegible]

تحفۃ الناظرین } وہ نایاب کتاب جس میں غیر مقلدین کے تمام عقائد اور مفاسد کا اظہار کرکے نہایت وضاحت کیساتھ قرآن و حدیث اور ان کے اقوال علمائے سابق کے نزدیک [illegible] ہیں۔ فاتحہ خلف الامام چہلم زیارت مزارات [illegible] حکم طواف۔ بوسہ بر مولود شریف۔ ندائے غیر اللہ [illegible] گفتگو ہے۔ اس جامع کتاب میں تمام مسائل مشرح اور مدلل ثابت ہیں ۹/

سماع موتی و استمداد } اس میں دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے ۳/

[illegible] } اس میں حضرت خواجہ دو عالم فخر عالمیان و آدمیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کا ثبوت قرآن و احادیث سے اور آثار صحابہ اور اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت سے اور سلیس اردو میں تحریر کیا گیا ہے [illegible] تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے ۱۲/

پیر کا بکرا } جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر و گیارھویں اور مولود شریف و دیگر چلہ کشی فقرا کے جواز پر قرآن و احادیث صحیحہ سے نہایت دلکش پیرایہ میں محققانہ و مورخانہ اور مبسوط مدلل بحث کی گئی ہے۔

الفوز الکبیر اردو **نحو میر** } مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب [illegible] اعظمی نے کمال خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔ ۸/

القول السدید فی اثبات التقلید بحث تقلید میں بے نظیر ہے ۳/

اباطیل وہابیہ } ناظرین! اگر آپ کو کسی غیر مقلد وہابیہ [illegible] کے عقائد کفریہ و باطلہ کے سننے کا موقع نہ ملا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور نظر بدیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ سے عقائد باطلہ سے بیزار ہو کر پکا مومن بن جاتا ہے۔ اگر آپ صد ہا روپیہ خرچ کریں تو بھی ایسی کتاب نہیں پا سکتے۔ نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کب اور کیسے اور کیونکر آیا۔ اور عبد الوہاب نجدی خبیث کے اور غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا؟ اسکا مختصر حال درج ہے ۲/

عربی بول چال } اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی مدد کے عمدہ عربی بول چال سیکھ سکتے ہیں۔ ۸/

کرشمہ قدرت } ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علمائے احناف کا نام لیکر [illegible] سے گالیاں دی ہیں۔ اس کا جواب موسومہ کرشمہ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد حبیب صاحب نقشبندی احمد آبادی یہ قابل دید کتاب ہے ۸/

تصور پیر } اس میں تصور و سالک کے [illegible] مسئلہ پر مفصل و مدلل عالمانہ پیرایہ میں بحث کی گئی ہے ۸/

معیار الحق } مصنفہ مولانا مولوی محمد عبد السمیع صاحب بخاری۔ اس میں احادیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت و جماعت ہی ہے [illegible]

تحفۃ الاتقیاء فی تفصیل افضل البشر بعد الانبیاء } مصنفہ مولانا مولوی [illegible] اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو بکر [illegible] سب سے افضل ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے ۵/

رحمۃ للعالمین } رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ایڈیٹر اہلحدیث کا انکار اور اس کا جواب جس میں مستند دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں ۵/

پتہ: مینجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)